بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ہر روز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ ۲ تبلیغ ۱۳۵۲ھش ۲ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مجھے اتباعِ نبوی میں ایک گرم جوش فطرت دی گئی ہے تا متابعت کی حقیقی راہیں ظاہر کروں

میں اپنی کم لیاقتی کا اقرار کرتا ہوں لیکن اس امر کو بھی مخفی نہیں رکھ سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے کنارِ عافیت میں لے لیا ہے

"میری حالت جو ہے وہ خداوند کریم خوب جانتا ہے اُس نے مجھ پر کامل طور پر اپنی برکتیں نازل کی ہیں۔ اور اتباع نبوی میں ایک گرم جوش فطرت بخش کر مجھے بھیجا ہے کہ تا حقیقی متابعت کی راہیں لوگوں کو سکھلاؤں اور اُن کو اُس علمی و عملی ظلمت سے باہر نکالوں جو بوجہ کم توجہی اُن پر محیط ہو رہی ہے۔ میں اس بات کا دعویٰ نہیں کرتا کہ میری رُوح میں کچھ زیادہ سرمایۂ علوم کسبیہ ہے بلکہ میں اپنی ہیچمدانی اور کم لیاقتی کا سب سے زیادہ اور سب سے پہلے اقرار کرتا ہوں لیکن ساتھ اس کے میں اس اقرار کو بھی مخفی نہیں رکھ سکتا کہ میرے جیسے ہیچ اور ذلیل اور اُمّی کو خود خداوند کریم نے اپنے کنارِ تربیت میں لے لیا۔ اور اُن سچی حقیقتوں اور کامل معارف سے مجھے آگاہ کر دیا کہ اگر میں تمام غور و فکر کرنے والوں سے ہمیشہ زیادہ غور و فکر کرتا رہتا اور باایں ہمہ ایک لمبی عمر بھی پاتا تب بھی اُن حقائق اور معارف تک ہرگز پہنچ نہ سکتا۔ میں اُس مولیٰ کریم کا اِس وجہ سے بھی شکر کرتا ہوں کہ اُس نے ایمانی جوش اسلام کی اشاعت میں مجھ کو اس قدر بخشا ہے کہ اگر اس راہ میں مجھے اپنی جان بھی فدا کرنی پڑے تو میرے پر یہ کام بفضلہ تعالیٰ کچھ بھاری نہیں۔ اگرچہ میں اِس دُنیا کے لوگوں سے تمام اُمیدیں قطع کر چکا ہوں مگر خدا تعالیٰ پر میری اُمیدیں نہایت قوی ہیں۔ سو میں جانتا ہوں کہ اگرچہ میں اکیلا ہوں مگر پھر بھی میں اکیلا نہیں وہ مولیٰ کریم میرے ساتھ ہے اور کوئی اُس سے بڑھ کر مجھ سے قریب تر نہیں۔ اُسی کے فضل سے مجھ کو یہ عاشقانہ رُوح ملی ہے کہ دُکھ اُٹھا کر بھی اُس کے دین کے لئے خدمت بجالاؤں اور اسلامی مہمات کو بشوق و صدق تمامتر انجام دوں۔ اِس کام پر اُس نے آپ مجھے مامور کیا ہے۔ اب کسی کے کہنے سے میں رُک نہیں سکتا اور نہ نعوذ باللہ اُس کے الہامی احکام کو بنظرِ استخفاف دیکھ سکتا ہوں بلکہ اُن مقدس حکموں کی نہایت تکریم کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری ساری زندگی اسی خدمت میں صرف ہو۔ اور درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی زندگی ہے جو الٰہی دین کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۴ و ۳۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ۔ یکم تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ۔ یکم تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔ ابھی تک چکر آ رہے ہیں ضعف بھی ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں ــــ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جن بھائی بہنوں کے خط دعا کیلئے آ رہے ہیں میں اُن سب کے لئے دعا کرتی ہوں لیکن بیماری کی وجہ سے جواب نہیں دے سکتی۔

جیسا کہ پہلے یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے محترم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب کو دائیں ہاتھ کے جوڑ پر چوٹ آئی ہے اور ہڈی میں فریکچر ہو گیا ہے جس پر پلستر لگا دیا گیا ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد از جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

مکرم شریف خالد صاحب جو فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) میں مقیم ہیں۔ آجکل چند یوم کے لئے وہاں سے پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ آج سے چند سال پیشتر اللہ تعالیٰ نے انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعا کی معجزانہ قبولیت کے نتیجہ میں پہلی بچی عطا فرمائی تھی۔ کیونکہ شادی پر دس بارہ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود وہ اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کی دُعاؤں کے طفیل دو توام فرزند عطا فرمائے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ان میں سے ایک کا نام شاہد اور دوسرے کا مشہود رکھا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم خالد صاحب کے بچوں کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور انہیں والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آپ عنقریب فرینکفورٹ واپس جانیوالے ہیں۔ احباب آپ کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے بھی دُعا کریں۔

ضرورت

دفتر انصار اللہ مرکزیہ کو اپنی مائیکروبس کے لئے ایک ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند دوست امیر/صدر صاحب مقامی کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواستیں فوری طور پر دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ رہائش کا انتظام دفتر کی طرف سے ہوگا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ہفتۂ وصولی خدام الاحمدیہ

۳ فروری تا ۹ فروری

قائدینِ مجالس و ناظمینِ مال سے درخواست ہے کہ ۳ فروری تا ۹ فروری ہفتہ وصولی منائیں اور اس کی رپورٹ اور جمع شدہ چندہ مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش

مسلمانوں کو درپیش انتہائی ہولناک خطرہ

اس وقت دُنیا میں مسلمان دو زبردست خطروں سے دوچار ہیں۔ ایک خطرہ بیرونی ہے اور دوسرا اندرونی۔ بیرونی خطرہ اُن عالمی سازشوں کی شکل میں سر اُٹھائے ہوئے ہے جو اسلامی ملکوں کو کمزور کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں اور جن کے نتیجہ میں ایسے حالات پیدا کر دئے گئے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو زندگی اور موت کے مسئلہ سے دوچار کر رکھا ہے۔ جہاں بیرونی خطرہ بڑی طاقتوں اور ان کے حلیفوں کی مخالفانہ سرگرمیوں کی وجہ سے پیدا ہوا ہے وہاں اندرونی خطرہ خود مسلمانوں کا اپنا پیدا کردہ ہے اور فی الوقت ہم اُسی کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

فی زمانہ مغربی طاقتیں اپنی بے پناہ مادی ترقی کی وجہ سے دُنیوی لحاظ سے انتہائی عروج کو پہنچی ہوئی ہیں۔ ان کی یہ ترقی اور یہ عروج اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعام کا نہیں بلکہ سزا و عقوبت اور ایک رنگ کے عذاب کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے یہ ترقی خدا، مذہب اور اخلاق سے برگشتہ ہو کر کی ہے۔ دنیا کی زینتوں اور اس کے فانی عیش کو آخرت کی دائمی خوشی اور خوشحالی پر ترجیح دینے کے نتیجہ میں وہ اس ترقی اور عروج کو پہنچی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سُنت ہے کہ ان لوگوں اور قوموں کو جو آخرت سے مُنہ موڑ کر محض دنیا کی زینتوں کے طالب ہوتے ہیں وہ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ (الشوریٰ آیت ۲۱) کی رُو سے سزا دہی کے رنگ میں اُن کی مراد عطا کر دیتا ہے۔ اس طرح ایسی قومیں خوشحالی کے فتنہ میں مبتلا کر دی جاتی ہیں اور انہیں فتنہ و فساد کی راہ اختیار کرنے کے بارہ میں ڈھیل دیدی جاتی ہے۔ اپنی بے پناہ مادی ترقی و عروج کے باوصف وہ کشاں کشاں دردناک عذاب اور ہولناک انجام کی طرف بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ ایسی قومیں اور اُن کے افراد آخرت اور اُسکے اجر سے مُنہ موڑنے کے باعث ہر قسم کی مذہبی اور اخلاقی پابندیوں سے آزاد ہو کر اور بے راہ روی کا شکار ہو کر اباحتی زندگی اختیار کر لیتے ہیں اور وہ سمجھتے یہ ہیں کہ یہ بے راہ روی ہی ان کی ترقی کا اصل باعث ہے۔ شیطان اُن کے اعمال کو خوشنما کر کے دکھاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (انعام آیت ۴۴) نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی بے اعتدالیوں اور بداعمالیوں میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں خدا تعالیٰ ڈھیل پر ڈھیل دے کر اصلاح کا موقع دیتا چلا جاتا ہے لیکن وہ اپنی دنیوی اور مادی ترقیوں پر نازاں ہو کر نافرمانی میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ خدائی گرفت کا وقت آجاتا ہے اور خدائی عذاب نازل ہو کر انہیں تباہ و برباد کر کے رکھ دیتا ہے جیسا کہ فرمایا۔ فَأَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝ (الاعراف آیت ۹۶)

مسلمان اس زمانہ میں جس اندرونی خطرہ سے دوچار ہیں وہ یہ ہے کہ انہوں نے مغربی اقوام کی مادی ترقی اور عروج سے مرعوب ہو کر اُن کے طور طریق اور انہی کے خود ساختہ اصولوں اور نظریات کو اپنانا شروع کر دیا ہے۔ وہ اس وہم میں مبتلا نظر آتے ہیں کہ جس طرح ان اقوام نے آخرت کو فراموش کر کے دُنیوی زینتوں کو اپنا مطمحِ نظر بنایا ہے اور اباحتی زندگی گزارنے کے باوجود وہ دنیا میں ترقی کر رہی ہیں اسی طرح ہم بھی اسی طریق پر دنیا میں ترقی کر سکتے ہیں بلکہ ترقی کی یہی راہ ہے اور اسے اپنائے بغیر دنیا میں گزارہ نہیں ہے۔ یہ وہ انتہائی ہولناک اندرونی خطرہ ہے جس سے بالعموم دنیا کے مسلمان دوچار ہیں۔ حالانکہ مغربی اقوام کی یہ مادی ترقی اُن کی ہولناک تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش میں ڈالی گئی ہیں اور انہیں ڈھیل ملی ہوئی ہے۔ یہ اقوام اور ان کی مادی ترقیاں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی مصداق ہیں:۔

أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ ۝ نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ بَل لَّا يَشْعُرُونَ ۝ (المومنون آیات ۵۶ و ۵۷)

کیا یہ لوگ سمجھ رہے ہیں کہ ہم جو مال اولاد سے ان کی مدد کئے چلے جا رہے ہیں تو اس کے یہ معنے ہیں کہ ہم ان کو فائدہ پہنچانے میں جلدی کر رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ نہیں اصلی بات جو کچھ ہے اسے یہ نہیں سمجھتے۔

وہ اصلی بات یہی ہے کہ فَأَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ کی رو سے ہم اُنہیں اچانک پکڑ لیں گے اور انہیں اس رنگ میں عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی کہ کیا سے کیا ہونے والا ہے۔ یعنی ان کی کُل تباہی کی گھڑی انہیں اچانک آئے گی۔ چنانچہ ازمنہ گزشتہ کی ایسی ہی قوموں اور اُن کے ہولناک انجام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا (الانعام آیات ۴۵ و ۴۶)

جب وہ اس امر کو بھول گئے جو انہیں یاد دلایا جاتا تھا تو ہم نے ان پر ہر ایک چیز کے دروازے کھول دئے (یعنی وہ دنیوی اور مادی لحاظ سے ترقی پر ترقی کرتے چلے گئے) یہاں تک کہ جب وہ اُس پر خوش ہو گئے جو انہیں دیا گیا تھا، تو ہم نے انہیں اچانک عذاب میں مبتلا کر دیا جس پر وہ یکدم ناامید ہو گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جنہوں نے ظلم کیا تھا اُن کی جڑ کاٹ دی گئی۔

پس مغربی اقوام کی یہ ترقی اور خوشحالی جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ملنے پر خدا تعالیٰ اور آخرت کو فراموش کر کے حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ کی ایک قدیم سُنت کے بموجب ان کے لئے ایک ایسی ہولناک تباہی کا پیش خیمہ ہے کہ جس کے نتیجہ میں اُن کی جڑ کاٹ دی جائے گی اور اُن کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا۔ مسلمان مغربی اقوام کی روش اور طرزِ عمل کو اپنا کر ہرگز بھی ترقی نہیں کر سکتے اور حقیقی خوشحالی کا مُنہ نہیں دیکھ سکتے۔ اُس نے اُن کے واسطے ترقی اور خوشحالی کی اور ہی راہیں مقرر کی ہیں اور اس لئے مقرر کی ہیں کہ تا وہ اُن راہوں پر چل کر اور اس طرح حقیقی ترقی اور حقیقی خوشحالی سے ہمکنار ہو کر دوسروں کے لئے نمونہ بنیں۔ وہ راہیں خدا پرستی، احکامِ الٰہی کی پابندی، تقویٰ و طہارت، خشیت و محبتِ الٰہی اور ایمان بالآخرت کی راہیں ہیں۔ جب وہ ان راہوں پر گامزن رہتے ہوئے ترقی کی کوشش کریں گے تو خدائی تائید و نصرت کے ماتحت وہ دُنیا میں ترقی کرتے چلے جائیں گے۔ بصورتِ دیگر ان کا قعرِ مذلت میں گرنا اور مغربی اقوام کے ہولناک انجام میں حصہ دار بننا یقینی ہے۔ مسلمانوں کیلئے ترقی اور عروج اسی راہ سے آئے گا جس راہ سے پہلے آیا تھا۔ کسی اور راہ سے ہرگز ہرگز نہیں آسکتا کیونکہ خدا نے انکی ترقی کیلئے یہی راہ مقرر کی ہے۔

قطعۂ تاریخ وفات!

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے

(از محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور)

سبطِ مسیحا، ناظرِ اعلیٰ — رشکِ خلائق، حُسنِ مآلش
رِفق و مدارا، صبر و توکّل — بُود بہر آں، شاملِ حالش
فقر و غناؤ، زُہد و تعبّد — اَوج و کمال، حُسن و جمالش
از درِ رافت، وز سرِ ہمّت — کمتریابی، نِدّ و ہمالش
نرمک نرمک، طرزِ تکلّم — عالم عالم، جُود و نوالش
قطعِ منازل، کرد پیاپے — بدرِ منوّر گشت ہلالش
گُفت سروشم "مغفور اللہ"
۱۳۹۲ھ
بہرِ شمارِ سالِ وصالش!

ملہ ہمالی: ہمتا، مانند۔ ملہ عالم عالم: بہت بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت مبارکہ کے دو پہلو

تقریر محترمہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید بر موقعہ جلسہ سالانہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:۔

"میاں بشیر احمد صاحب چھوٹے تھے تو ان کو ایک زمانہ میں شکر کھانے کی بہت عادت ہو گئی تھی ہمیشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس پہنچتے اور ہاتھ پھیلا کر کہتے "ابا چینی" حضرت صاحب تصنیف میں بھی مصروف ہوتے تو کام چھوڑ کر فوراً اٹھتے کوٹھڑی میں جاتے شکر نکال کر ان کو دیتے اور پھر تصنیف میں مصروف ہو جاتے۔ تھوڑی دیر میں میاں صاحب موصوف پھر وہی سوال وہاں کرتے ہوئے پہنچ جاتے اور کہتے "ابا چینی" (چینی شکر کو کہتے تھے کیونکہ بولنا پورا نہ آتا تھا اور مراد یہ تھی کہ چینی رنگ کی شکر لینی ہے) حضرت صاحب پھر اٹھ کر ان کا سوال پورا کر دیتے۔ غرض اس طرح ان دنوں میں روزانہ کئی کئی دفعہ یہ میرا پھیرا ہوتا رہتا تھا۔ مگر حضرت صاحب باوجود تصنیف میں سخت مصروف ہونے کے کچھ نہ فرماتے بلکہ ہر دفعہ ان کے کام کے لئے اٹھتے تھے یہ ۱۹۰۸ء یا اس کے قریب کا ذکر ہے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۰۵)

حضرت مولانا عبدالکریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"جاڑے کا موسم تھا محمود نے جو اس وقت بچہ تھا آپ کی واسکٹ کی جیب میں ایک بڑی اینٹ ڈال دی۔ آپ جب لیٹیں وہ اینٹ چبھے۔ میں موجود تھا۔ آپ حامد علی صاحب سے فرماتے ہیں:۔

حامد علی چند روز سے ہماری پسلی میں درد ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز چبھتی ہے۔ وہ حیران ہوا اور آپ کے جسد مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگا اور آخر اس کا ہاتھ اینٹ سے جا لگا۔ جب جیب سے نکالی تو ادھر حامد کی اینٹ کا جواب دینا تھا امام الوقت سنکر فرمانے لگے۔ بیٹا محمود! توبہ کرو۔ توبہ کرو۔ نہ علم اچھا نہ دولت نہ زر کا فضل اچھا ہے۔

(البدر ۲۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

ایسے کم عمر بچے جن پر ابھی مذہبی یا اخلاقی ذمہ داریاں عائد نہیں ہوتیں ان کو چھوٹی چھوٹی باتوں پر سزا دینے کے متعلق حضور فرمایا کرتے تھے کہ "مذاق کی طرف سے تو مکلف ہیں ہی نہیں پھر تمہارے مکلف کیونکر ہو سکتے ہیں"۔ لیکن چھوٹی عمر میں چونکہ بچے کی عادات پختہ نہ ہوئی ہوتیں اس لئے مناسب رنگ میں سمجھانے بجھانے سے اس کی اخلاقی نشوونما کو صحیح راستوں کی طرف موڑا جا سکتا ہے۔ اس بارہ میں حضور فرماتے ہیں:۔

"بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضرور ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے تو بڑے ہو کر انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے"۔

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۲۳)

اب میں ایک دو واقعہ بیان کروں گا جس کا تربیت اولاد سے بڑا تعلق ہے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ فرماتی ہیں ایک بار نانی اماں (حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی والدہ محترمہ) کسی خادم کی گستاخی یا کہنا نہ ماننے پر ناراض ہو گئیں اور حضرت اماں جان ان کی ناخوشی سنکر سخت پریشان تھیں۔ میں نانی اماں کے پاس جا کر بیٹھ گئی۔ ان کے الفاظ آج تک ٹھیک مجھے یاد ہیں کہ "حضرت میرے سر کا تاج ہیں مگر لڑکی (نانی اماں) اماں جان کو اکثر لڑکی یا بیوی کہہ کر پکارا کرتی تھیں) اگر بیٹی ہے۔ اس کی طرف سے میں کوئی بات برداشت نہیں کر سکتی" یہ حالت دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو نیچے گول کمرہ والے حصہ کے پاس جو بڑا کمرہ اور برآمدہ تھا وہاں لے گئے۔ نانی اماں نانا جان کا قیام تھا۔ اماں جان کے آنسو جاری تھے اور حضور آپ کو کندھوں پر ہاتھ رکھ کر پیار دے رہے تھے۔ آ کر اماں جان کا سر نانی اماں کے قدموں پر جھکا دیا۔ انہوں نے فوراً سنبھال کر گلے سے لگا لیا اور خاطر رنجی دور ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زبان سے کچھ نہیں بولے تھے۔ صرف نانی اماں کے قدموں میں جھکا کر ان کے گلے لگا ہوا دیکھ کر واپس اوپر چلے گئے"۔ حضور علیہ السلام کا یہ فعل رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان کی تعمیل تھا حدیث میں آتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "الجنۃ تحت اقدام الامھات" کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اس حدیث کے ایک تو ظاہر معنی ہیں کہ اولاد کو اپنی ماں کے ادب اور احترام کو جو حالت میں پیش نظر رکھنا چاہیئے اور جہاں تک وسعت ہو ماں کی خدمت میں لگے رہنا چاہیئے کیونکہ ماں کی خدمت میں بڑی برکت ہے اور بڑے ثواب کا موجب ہے۔ ہر ماں بچے کے لئے جس تکلیف کے دور سے گزرتی وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ دوسرے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ اولاد کی تربیت کی بھاری ذمہ داری ماؤں پر ہے۔ اس جہت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی مخاطب امت کی مائیں ہیں۔ بچوں کی صحیح تربیت کا وقت زندگی کے ابتدائی سال ہی ہوتے ہیں اور اس وقت اولاد باپ کی نسبت ماں کی نگرانی اور ماں کے زیادہ اثر کے نیچے ہوتی ہے۔ اس وقت ماں کی صحیح تربیت اولاد کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلانے میں بڑی ممد ہو سکتی ہے۔ میں اپنی بہنوں کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ اب جبکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کی بھاری ذمہ داری جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈال دی گئی ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اسلام کے غلبہ کو قریب سے قریب تر لانے میں ممد اور معاون ثابت ہوں تا وہ دن جلد آئے جب ہم اپنی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"وہ دن آتے ہیں کہ تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اس خدا کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر غلبہ بخشے گا وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف ایک ہی مذہب ہوگا

(باقی ص ۳۱)

بجو آپ کو چھبتی تھی۔ مسکرا کر فرمایا "ادھر چند روز ہوئے محمود نے میری جیب میں ڈالی تھی اور کہا تھا اسے نکالنا نہیں میں اس سے کھیلوں گا"۔

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ ۶۵)

زمی اور پیار سے بچوں کی تربیت کا طریق

محترمہ فضل النساء بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی ارجمند خان صاحب نے بیان کیا کہ:۔

"میں نے حضرت ام المومنین سے سنا ہے کہ ایک دفعہ ایک بچہ باہر کسی سے گالی سنکر آیا کہ "سور کا بچہ گوہ کھانا" جب اس نے گھر میں دوہرایا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا ادھر آؤ۔ میں تمہیں بتاؤں۔ اس طرح نہیں بلکہ اس طرح کہا کرو "باپ کا بچہ گڑ کھانا" پھر وہ اسی طرح کہنے لگا۔

(شمائل احمد صفحہ ۹)

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے مجمع تشحیذ الاذہان میں طلبہ کو مضمون دیا گیا کہ علم اور دولت کا مقابلہ کرو۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس پر بہت غور و فکر کی اور بعض کتب اور ہم جماعتوں سے بھی بحث کی مگر جب آپ کے قلب مطہر نے علم اور دولت میں سے کسی کو کافی اور یقینی طور پر منتہی ہونے کا فتویٰ نہ دیا تو آپ اپنے ابا جان امام الوقت کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے میاں بشیر احمد سے یوں مخاطب ہوئے

محمود احمد! بشیر! کیا تم بتلا سکتے ہو کہ علم اچھا یا دولت؟

میاں بشیر احمد صاحب نے تو کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ لجنہ اماء اللہ جلد سوم کا پیش لفظ

از قلم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

یہ مریم صدیقہ سلمہا اللہ تعالیٰ نے تاریخ لجنہ اماء اللہ کی تیسری جلد مکمل کر لی ہے یہ جلد ۱۹۵۹ء سے ۱۹۷۲ء تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو مزید خدمات دین کی توفیق بخشے۔ اور لجنہ اماء اللہ جس کا پچاس سالہ اجتماع حال میں ہوا اور دور دور سے خواتین غیر ممالک سے آئیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہاموں کے روشن نشان کو پورا ہوتے دیکھ کر ایمانوں میں اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ احمدیت کو روز افزوں ترقی بخشے اور لجنہ اماء اللہ بھی ترقیاں کرتی جائے۔ سب کارکنوں کو خدمت کی توفیق اور زیادہ عطا فرمائے۔ اور ان کی خدمات بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوں۔ ہر خاتون بلکہ ہر فرد نیک نمونہ مجسم تبلیغ بن جائے۔ سب کمزوریاں دور ہوں ہم سب کی۔ آمین۔

میں نے ایک خواب کافی عرصہ پہلے دیکھا تھا مگر موجودہ موضوع سے بظاہر اس کا تعلق معلوم نہ ہوگا مگر چونکہ وہ خواب ایک پیغام تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس لئے تحریر کرتی ہوں میں نے دیکھا کہ گویا میں حضرت اقدس سے مل کر آ رہی ہوں اور آپ نے جو فرمایا ہے چاہتی ہوں کہ سنا دوں۔ آگے بڑھ کر دیکھا ایک خاتون کھڑی ہیں۔ میں پاس گئی اور ان سے مخاطب ہو کر کہا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ " اگر کسی فرد میں ذاتی کمزوریاں ہوں اور کوئی غلطی بھی اس سے ہو جائے تو اگر اس میں ایمان اخلاص اور محبت ہے تو پھر خدا اپنے موتی کیچڑ میں پڑا نہیں رہنے دے گا۔" یہ کہہ کر میں دیکھتی ہوں جہاں وہ خاتون کھڑی ہیں ان کے سامنے ہی بالکل قریب کیچڑ پڑا ہے میں نے جھک کر اس کیچڑ میں ایک موتی چمکتا دیکھا اور اٹھا لیا۔ بالکل صاف ستھرا نہایت چمکدار سچا موتی تھا۔ میرے ہاتھ کو مٹی تک نہیں لگی۔ میں نے وہ موتی ہتھیلی پر رکھ کر ان کی طرف بڑھایا اور کہا " اس طرح " یعنی غلطی کمزوری کے باوجود اگر ایمان و اخلاص و محبت ہے تو اللہ تعالیٰ کا موتی کیچڑ میں پڑا نہیں رہ سکتا۔ میں نے سوچا کہ اچھا ہوا میں نے یہ بات ان تک پہنچا دی۔ اور در حقیقت ہے کہ ایمان سے محبت اور اخلاص پیدا ہوتا ہے بے شک مگر ایمان وہ ایمان نہیں کہ ایک مرسل پر ایمان لے آئے دلائل دیکھ کر یا نشان پورے ہوتے دیکھ کر یا محمدی احمدی کی اولاد ہوتے ہوئے محض ورثہ سمجھ کر ایمان حقیقی سے محبت پیدا ہوتی ہے اخلاص پیدا ہوتا ہے مگر ایمان کی جڑیں بھی محبت کے ہی پانی سے مضبوط ہوتی ہیں اور ایمان اور اخلاص سے ہی سچے ایمان کا درخت پھولتا پھلتا ہے۔ اخلاص اور محبت کی پختہ زنجیروں کی زنجیر ہے جو ایمان سے مل کر ایسا بندھن بن جاتی ہے کہ کوئی شیطانی طاقت کسی رنگ میں آئے کسی صورت میں آئے پورا زور لگا لیں مگر اس بندھن کو نہیں توڑ سکتی ہرگز ہرگز نہیں توڑ سکتی۔

پس ایمان اور اخلاص اور محبت مل کر ہی کامل ایمان کہلا سکتا ہے یہ کیا کہ کوئی کہدے " ایمان لایا ہوں " مگر نہ اللہ تعالیٰ کے مرسل و محبوب کے احکامات کی پرواہ ہے نہ اس کے خلیفہ کی جو ہر زمانہ میں اس کا نائب ہوتا ہے۔ محبت و اخلاص کی جڑ ہی میں پڑ دیا ہوا دل ہی سچے ایمان کا حامل ہے۔ وہ مرنا قبول کرے گا تمام دنیا سے رشتے توڑنا منظور کرے گا مگر اپنے آقا کی ہدایات اور احکام سے کبھی منحرف نہ ہوگا۔ ہر حکم پر سر جھکا دے گا کبھی اپنے آقا اپنے روحانی سردار کی بات نہ ٹالے گا نہ ان کے حق میں کسی سے برائی سننا گوارا کرے گا۔

سو میری بہنیں اپنا جائزہ لیتی رہیں کہ کہیں آپ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلیفہ کے کسی حکم کے خلاف کسی دنیوی معاملہ میں دین کو چھوڑ کر دنیا کو مقدم رکھ سکتی ہیں۔ دنیا کچھ کہے آپ کے لخت جگر والدین، آپ کے عزیز اگر آپ کے خلاف ہو جائیں تو ہرگز پرواہ نہ کریں گی؟ ثابت قدم رہیں گی؟ ایسا ہے تو اللہ تعالیٰ آپ کے ایمان اور اخلاص و محبت میں ترقی دے گا۔ نصرت خدا سے ہی مانگیں۔ اسی ودود کریم سے اس کی محبت کی دولت مانگیں کیونکہ وہی دے سکتا ہے خدا تعالیٰ ہم سب کی عاقبت بخیر فرمائے اور ہم بعد رخصت حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں سرخرو ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آقا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سرخرو ہوں۔ ہمارا مولیٰ کریم غفور الرحیم ہم سے راضی ہو ہمیں اس کی رضا کی دولت اور اس کی غالب محبت اس کا سچا عشق عطا ہو جائے۔ ہم دل و جان سے اس کے ہو جائیں وہ ساری رحمتوں کے ساتھ ہمارا ہو جائے۔ آمین ثم آمین۔

مبارکہ

ایک واقف عارضی کے تاثرات

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

مکرم محمود احمد صاحب حیدرآباد سندھ سے جماعت احمدیہ لر شہر میں وقف عارضی پر بھیجے گئے ان کے عمومی تاثرات درج ذیل ہیں:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو جماعت میں بیداری اور ایمانی جوش پیدا کرنے کے لئے مختلف تحریکات فرمائی ہیں ان میں تحریک وقف عارضی ایک ایسی بابرکت تحریک ہے جس کے متعلق خاکسار جیسے کم مایہ اور کم علم فرد کے لئے کچھ کہنا ناممکن ہے صرف اس میں شمولیت ہی اختیار کر کے اور اس کی برکات سے مستفیض ہو کر ہی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس کے کثیر ثمرات اور اس کے دور رس نتائج کس قدر ہمہ گیر ہیں جماعت احمدیہ ہی کی یہ خصوصیت ہے خصوصاً اس مادی زمانہ میں کہ اس کا ہر فرد (وقف عارضی میں شامل ہونے والا) اپنے امام کے حکم کے مطابق اپنا گھر بار چھوڑ کر ایک وقتی جلاوطنی کی کیفیت اپنے اوپر وارد کر لیتا ہے۔ اور اس دوران وہ اپنی تربیت یا جس حد تک اس کے لئے ممکن ہے اپنے بچوں کی تربیت میں وقت صرف کرتا ہے۔ اس میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ میری ذمہ داریاں کیا ہیں۔ اس کے علاوہ دوسروں کو بھی جو اس تحریک میں شامل نہیں ہو سکتے یہ تحریک ہوتی ہے کہ وہ بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عہد بیعت میں ہر منسلک ہونے والے سے یہ عہد لیا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے گا۔ اور حضور کی بیعت کو دنیا کے کناروں تک پہنچائے گا۔ یہ بڑے جامع الفاظ ہیں۔ اور تحریک وقف عارضی اس کی عملی تفسیر ہے۔ بلکہ عملی ٹریننگ بھی ہے۔

دوستوں کو اس میں خاص طور پر شامل ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس تحریک کے بابرکت ثمرات سے مستفید ہو کر روحانی مائدہ لے سکیں اور اس مادیت اور نفسا نفسی کے دور میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پیش نظر رکھ کر اسلام اور احمدیت کے علم کو بلند کئے رکھیں۔ آمین ثم آمین۔

احباب کو چاہیئے وقف عارضی میں حصہ لیں دو ہفتے سے لے کر چھ ہفتہ تک عرصہ وقف کیا جا سکتا ہے اس کے لئے مطبوعہ فارم نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ربوہ سے طلب کر کے پر کر کے بھیجیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

ٹارگٹ پورا کرنے والی جماعتیں

۱	جماعت احمدیہ	واہ کینٹ	۱۷۴۶/۲۹ روپے
۲	"	دہاڑی (ملتان)	۱۶۱۸/-
۳	"	چک ۵۴۳ ضلع ملتان	۳۲۶/-
۴	"	بھیرہ	۸۳۰/-
۵	"	ہجکہ ضلع سرگودھا	۵۵۹/۲۵
۶	"	بھاڑوانہ ضلع سرگودھا	۱۱۶/-
۷	"	اورحمہ ضلع سرگودھا	۵۷۳/۸۰
۸	"	بھان امیر علی درک ضلع سرگودھا	۱۱۳/-
۹	"	رودہ (سرگودھا)	۱۰۴/۶۲
۱۰	"	سانگلہ ہل	۱۷۱۷/۷۸
۱۱	"	مڑھ بلوچاں (رتیاں)	۱۴۵۱/۶۷
۱۲	"	حیدرآباد	۱۹۶۱/۷۵
۱۳	"	چنیوٹ ضلع حیدرآباد	۱۴۸۵/۰۰
۱۴	"	نصرت آباد (میرپورخاص)	۱۷۲۹/۳۱
۱۵	"	خیرپور غلام علی	۱۵۸/۰۰
۱۶	"	چک ۴۰ گ ب لائل پور	۶۰/۳۵
۱۷	"	ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۲۶۵۳/۰۰
۱۸	"	عزیز پور (گجری)	۴۹۲۱/۰۰
۱۹	"	پسرور	۸۶۶/۰۰
۲۰	"	سندھ جہاؤ الدین بستول شاہ تاج ضلع گوجرانوالہ	۴۳۷۵/۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر درس القرآن کلاس

کے ذریعہ

ترجمہ قرآن کریم کا دور ختم کرنے والے طلبہ و طالبات

محترم ایڈیشنل ناظر صاحب (ملاح و ارشاد و تعلیم القرآن)

نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن کے زیر اہتمام فضل عمر درس القرآن کلاس جاری ہے۔ یہ کلاس ہر سال ایک ماہ کے لئے جولائی اگست کی تعطیلات میں منعقد کی جاتی ہے ہر سال قریباً سات سو طلبہ و طالبات استفادہ کرتے ہیں کامیاب ہونے والے طلبہ کو ہر سال عام سندات دی جاتی ہیں۔

اعلان کیا گیا تھا کہ جو طلبہ و طالبات مسلسل چھ سال تک پورا درس سنیں گے اور سارے قرآن مجید کے ترجمہ کے امتحانات میں کامیاب ہوں گے۔ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مبارک دستخطوں سے سند امتیاز دی جائے گی۔

اس سال چھ سال پورے ہو گئے ہیں اور ترجمہ کا ایک دور پورا ہو گیا ہے اس لئے مندرجہ بالا اعلان کے مطابق مندرجہ ذیل ۲۰ طالبات و طلبہ کو سند امتیاز کا مستحق قرار دیا گیا ہے انہوں نے مسلسل چھ سال تک شمولیت کی ہے اور کامیاب رہے ہیں۔ انہیں سندات امتیاز بھجوا دی گئی ہیں۔ انچارج طالبات کو سندات حضرت سیدہ ام امتہ المتین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف بھجوائی گئی ہیں اور طالب علموں کو ڈاک سے بھیجی جا رہی ہیں ان کے اسماء درج ذیل ہیں:-

۱	عزیزہ مکرمہ نعیمہ میر صاحبہ	بنت	مکرم میر اللہ بخش تسنیم صاحب	راہوالی۔ گوجرانوالہ
۲	" " امتہ الکریم صاحبہ	"	محمد عبداللہ ڈار صاحب	جھنگ
۳	" " مبارکہ صاحبہ	"	چوہدری غلام رسول صاحب	ربوہ
۴	" " محسنہ	"	"	"
۵	" " امتہ الرحمٰن صاحبہ	"	نور محمد صاحب مرحوم	"
۶	" " حمیدہ بیگم صاحبہ	"	ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب	"
۷	" " امتہ الباسط صاحبہ	"	ملک سعید الرحمٰن صاحب	"
۸	" " ناصرہ مرزا صاحبہ	"	مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم	"
۹	" " نفیسہ شاہدہ صاحبہ	"	سید نذیر احمد صاحب	"
۱۰	" " شاہین اکبر صاحبہ	"	محمد اکبر خان صاحب	"
۱۱	" " امتہ النور راشدہ صاحبہ		محمود احمد خان صاحب لودھی	"
۱۲	محترمہ " عزیزہ خورشید صاحبہ	زوجہ	" "	"
۱۳	عزیزہ " امتہ العزیز حسن صاحبہ	بنت	شیخ محمد حسن صاحب	"
۱۴	" " امتہ السلام حی صاحبہ	"	خواجہ عبدالحی صاحب	"
۱۵	" " امتہ الہادی صاحبہ	"	ملک مبارک احمد صاحب	"
۱۶	" " بشریٰ ایاز صاحبہ	"	ممتاز احمد صاحب ایاز	"
۱۷	" " خالدہ مبارکہ صاحبہ	"	مولوی تاج الدین صاحب مرحوم	"
۱۸	محترمہ " امتہ الحفیظ صاحبہ	اہلیہ	محمد اسماعیل صاحب خالد	سندھ
۱۹	عزیز مکرم حفیظ اللہ خان صاحب	ولد	مکرم نصر اللہ خان صاحب	تحصیل کوٹلی ضلع گوجرانوالہ
۲۰	" " اکبر علی صاحب	ولد	محمد خان صاحب	خانوالی ضلع گجرات

دعائے مغفرت

میرے خالہ زاد بھائی ظہور الحق صاحب ۲۹ ر دسمبر کو صبح تین بجے میو ہسپتال میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت نعیم میں بلند مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(عبدالرحمٰن خان ایجنٹ الفضل کوئٹہ)

ولادت

میرے سب سے چھوٹے بیٹے عزیزم ارشد احمد خان مینیجر یونائیٹڈ بنک ملتان کو شادی کے چھ سال بعد اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳ ر جنوری ۱۹۷۳ء بروز منگل پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین بابرکت عمر والا اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔

(بیگم مظفر علی خان ملتان)

ماہنامہ تحریک جدید

جن دوستوں نے ماہنامہ تحریک جدید کا سالنامہ دیکھا ہے انہوں نے اسے بہت پسند کیا ہے ان کی پسندیدگی کا اظہار ہمارے لئے حوصلہ افزائی کا باعث ہے۔ اگر آپ نے ابھی تک نہیں دیکھا تو اب ماہنامہ کے خریدار بن جائیں۔ یہ سالنامہ آپ کی خدمت میں روانہ کر دیا جائے گا ماہنامہ کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے

(مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱- میری بیوی لمبے عرصے سے بیمار چلی آ رہی ہیں آج کل تکالیف زیادہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور بیماری پریشانیوں کو دور کرے۔ آمین۔ مبارک احمد۔ نیو روڈ۔ لاہور۔

۲- خاکسار کی خوشدامن صاحبہ چار پانچ ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالستار کارکن دفتر خزانہ۔ ربوہ)

۳- خاکسار کے تایا جان مکرم ماسٹر حسن محمد صاحب کلو سو لوہی تین چار ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بڑھاپے کے باعث کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ شریف احمد کلو۔ ربوہ

۴- انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں امتحانات ۹ ر فروری ۱۹۷۳ء سے شروع ہو رہے ہیں۔ قریباً ۶۰ احمدی طلباء یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں ان میں سے قریباً ۲۰ آخری سال کے طالب علم ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین

(افضل حسین ڈگری مکینیکل پروڈکشن انجینئرنگ)

خونی و بادی
بواسیر
PILES
جناب مستری غلام محمد صاحب علی سپرا لکھتے ہیں:-
"میں خود بواسیر میں مبتلا تھا اب کوئی دوائی کسر نہیں چھوڑی پائلز کیور کیپسول کھا کر دیکھیے تو پھر زندگی مل گئی یہ بہت اکسیر ہے۔ قیمت فی کورس ۱۰/-
کیور میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی ربوہ
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل ورکس ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل روزنامہ ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

چندہ تعمیر ایوان محمود

امسال بھی چندہ تعمیر ایوان محمود چندہ مجلس کا ۱/۶ حصہ ہے اس کی وصولی بھی ساتھ ساتھ بھجوائی جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پاکستان نمبر 1 میں
سہراب
SOHRAB

قائدین مجالس ہر ماہ رپورٹ کارگزاری ماہانہ باقاعدہ اور بروقت بھجواتے رہیں معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ کی وفات پر

تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی قرارداد تعزیت

(نقل ریزولیوشن نمبر 165-A/28.1.75)

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا یہ خصوصی اجلاس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب سے بڑے پوتے اور جلیل القدر صحابی حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک وفات پر دلی افسوس اور غم و اندوہ کا اظہار کرتے ہوئے حضرت مرحوم کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں مقام بلند عطا فرمائے اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوفؓ ممدوح جہاں نہایت درجہ متقی، دیندار، اور اللہ تعالیٰ کی رضا و جستجو کے جویا تھے۔ وہاں خلق خدا کی ہمدردی، بے نفسی، درد مندی، اور عاجزی و انکساری ایسے اوصاف حمیدہ سے متصف ہونے کے باعث عوام الناس میں حد درجہ مقبول و محبوب تھے سرکاری ملازمت کے دوران لمبے عرصہ تک اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود آپ ایک نیک دل، حلیم الطبع انسان کی حیثیت سے ہر طبقہ میں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھے جاتے رہے۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد آپ نے آخر دم تک خدمت اسلام کو اپنا شعار بنا کر قابل تقلید نمونہ پیش کیا۔ اپنے دو بیٹوں کو اعلیٰ تعلیم سے مزین کرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کے لئے وقف کر کے آپ نے اپنے جلیل القدر دادا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کے لئے دنیاوی وجاہت و عظمت کو ٹھکرا کر اپنے آپ کو حضور علیہ السلام کا صحیح معنوں میں جسمانی اور روحانی فرزند ثابت کیا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنفوان شباب سے ہی سعادت مندی سے بہرہ ور کیا تھا۔ آپ نے اپنے والد بزرگ حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحبؓ سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تصدیق کر کے حزب اللہ میں شامل ہونے کی توفیق پائی۔ اور اس عہد بیعت کو اس طرح نبھایا جو آئندہ نسلوں کے لئے بھی مشعل راہ ہے۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے آپ ہی کے بارہ میں یہ رؤیا دیکھی تھی کہ

"ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا میں نے دیکھا کہ وہ پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے۔"

آپ نے تقسیم پاک و ہند کے وقت اور اس کے بعد ربع صدی تک ناظر اور عاملہ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے ذمہ دار عہدوں پر فائز رہ کر سلسلہ کی قابل تقلید خدمات سرانجام دیں۔ اس دوران بھی آپ کی غیرت ایمانی، بے نفسی اور ہمدردی خلق کے واقعات زبان زد عام ہیں۔

ہم سب اراکین تحریک جدید اس عظیم جماعتی صدمہ کو دل سے محسوس کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ، حضرت صاحبزادی امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، محترمہ حضرت نصیرہ بیگم صاحبہ (اہلیہ حضرت مرحوم) آپ کے صاحبزادگان صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب، آپ کے برادر اصغر صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب، آپ کی بچیوں اور جملہ افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمدردی و تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص سے نوازے اور سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس تحریک جدید)

درخواست دعا۔ مکرم غلام احمد صاحب اشرف کے صاحبزادے محمد احمد صاحب کے پاؤں کا بہاولپور میں آپریشن ہوا ہے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کا پاؤں اپنے خاص فضل سے ٹھیک کر دے۔ آمین۔ (رانا مبارک احمد خالد علاقائی بہاولپور)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی قرارداد تعزیت

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا یہ ہنگامی اجلاس صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب (اولڈ بوائے) کے والد ماجد اور سید جلید احمد صاحب صدر کالج یونین کے خالو حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک وفات پر دلی افسوس اور غم و اندوہ کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور اپنے قرب خاص سے نوازے۔ آمین۔

ہم سب طلباء و اساتذہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ آپ کے صاحبزادگان مرزا خورشید احمد صاحب و مرزا غلام احمد صاحب و بیگم صاحبہ حضرت مرحوم اور سید جلید احمد صاحب سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنت الفردوس میں اپنے قرب خاص سے نوازے اور سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(ہم ہیں طلباء و اساتذہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

ذکر حبیب بقیہ ۳

جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور خوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا منکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور غلبہ حاصل رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی۔ دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کے لئے آیا ہوں، سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص ۶۸ و ۶۵)

ضلع جھنگ میں رفاہ عامہ کیلئے اہم تعمیری مساعی۔ ضلع کے ڈپٹی کمشنر صاحب کی پریس کانفرنس

جھنگ ۳۰ جنوری۔ آج دوپہر کو ضلع جھنگ کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایک پریس کانفرنس میں ضلع جھنگ میں مختلف سکیموں کے تحت ہونے والے رفاہ عامہ کے اہم تعمیری کاموں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے ۷۴-۷۳ کے ترقیاتی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال کے اندر جھنگ کو ٹل پور سے بذریعہ پل ملانے کے لئے کام شروع ہونے کی توقع ہے۔ صنعتوں کی ۵ سکیموں پر بھی عمل کیا جائے گا۔ کچھ سکیمیں ایسی ہیں جن کا تعلق عوام سے ہے اور ان میں سرفہرست محکمہ تعلیم کی ۵۱ سکیمیں ہیں۔ جن کے تحت اس ضلع میں مزید تعلیمی ادارے قائم کئے جائیں گے۔ مویشیوں کی فلاح و بہبود کے لئے بھی سال رواں میں ۱۳ سکیموں پر کام شروع کیا جائے گا۔ ٹیلی فون اور ٹیلی گراف کے محکمے بھی ذرائع مواصلات کو بہتر بنانے کی سکیموں پر کام کر رہے ہیں۔

پیلز ورکس پروگرام کے تحت ضلع بھر میں ۵۰ میل لمبی پختہ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی ان سڑکوں کی تعمیر پر ۲۴۴۰۰۰ روپے خرچ کئے جائیں گے۔ اس میں ۲،۳۷،۰۰۰ روپے کا عوامی عطیہ بھی شامل ہے ایک ماہ کے اندر ڈسٹرکٹ کونسل کی کچی سڑکوں پر ۲۰۰ پلیاں تعمیر کی جائیں گی۔ اور ۱۰۰ میل لمبی کچی سڑکوں کی تیاری کا کام شروع کیا جائے گا۔ اس پروگرام کے تحت شجرکاری کے پروگرام پر بھی عمل کیا جائے گا۔ اور ۱۲ لاکھ پودے لگائے جائیں گے۔ جس پر ۷۰ ہزار روپے کے خرچ کا اندازہ ہے

زراعت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال ۵½ لاکھ ایکڑ کی صوفیر کی گئی تھی۔ لیکن محکمہ زراعت کی کوششوں سے اس کل ۵،۷۷،۳۰۰ ایکڑ اراضی میں گندم بوئی گئی ہے۔

امیگا واٹ کا ایک نیا ٹرانسفارمر جھنگ گرڈ سٹیشن میں نصب کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ جنیوٹ میں نئے ٹرانسفارمروں کی تنصیب بھی اسی سال کے اندر اندر مکمل ہو جائے گی۔ ان ٹرانسفارمروں کی تنصیب سے بجلی کی فراہمی میں مزید آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔

انتقال اراضی کے تحت ضلع بھر میں ۸۲۶،۸۱۷ ایکڑ اراضی کا انتقال ہو چکا ہے۔ انتقال کی فیس کے ضمن میں ۲۶،۵۵،۲۴۶ روپے وصول کئے جا چکے ہیں اور ۴۰ دیہاتوں میں انتقال کا کام جاری ہے۔

گزشتہ سال ضلع میں ۶۱۶۶ ٹن گندم ۴۸۵ ٹن باسمتی چاول اور ۱۲۱ ٹن بیگمی چاول خرید کیا گیا ہے اس وقت ضلع بھر میں ۲۷۳ ڈپو کام کر رہے ہیں ۲۱۳ دیہی علاقوں میں ہیں چینی اور آٹے کی سپلائی کو مزید بہتر بنانے کے لئے ۳۱ ڈپو مزید کھولے جا رہے ہیں جن میں ۱۲ دیہی علاقوں میں کھولے جائیں گے۔ اس موقعہ پر ڈپٹی کمشنر صاحب نے ان مخیر احباب کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے گورنر پنجاب کی اپیل پر شکر گڑھ کے جنگی بے گھروں کے لئے ۳۸،۸۵۸ روپے کی قربانی کی۔ کھاد میں بطور عطیہ دیں اللہ قومی دفاعی فنڈ میں ۷ لاکھ پچیس ہزار روپے کے عطیات جمع کرائے